5559 - ان كے والد نے حرام مال چھوڑا ہے

سوال

ایک مسلمان شخص نے اپنے مال کی ایک شراب فروخت کرنے والی کمپنی میں سرمایہ کاری کی (حصص کی خریداری کی) اور پھر ان حصص کو فروخت کر کے کچھ منافع حاصل کیا اور کچھ برس بعد فوت ہو گیا، اس کی اولاد کو علم ہوا کہ ان کا والد تجارت کرنے میں غلطی پر تھا، اب انہیں کیا کرنا چاہیے؟
کیا ان کے والد نے ان حصص کو فروخت کر کے جو مال کمایا تھا اسے وہ صدقہ کردیں، یا پھر وہ رفاہ عامہ کے لیے دے دیں مثلا راستے، مساجد اور مدارس کی تعمیر وغیرہ کے لیے؟
اور اگر یہ رقم استعمال ہو چکی ہو تو کیا اولاد اپنے خاص مال سے رفاہ عامہ کے لیے کچھ خرچ کر دے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اولاد کا اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی، اور والد کا ان پر یہ حق ہے کہ ان کے والد نے مذکورہ حصص سے جو منافع لیا تھا اسے رفاہ عامہ مثلا راستہ اور مدرسہ وغیرہ کی تعمیر میں صرف کردیں، لیکن یہ ضروری ہے کہ اس مال سے اپنے یا دوسروں کے کھانے کے لیے غلہ نہ خریدیں - دوسروں کے لیے ورع کی بناء پر- اور نہ ہی اس مال سے مسجد تعمیر کی جائے، اور اس مال کو دینے میں ان کی نیت اپنے والد کو گناہ سے نکالنے کی ہو نہ کہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کی، کیونکہ اللہ تعالی پاک ہے اور پاکیزہ چیز کے علاوہ کچھ قبول نہیں کرتا.

چاہے بعینہ وہ مال نکالیں یا اس کے بدلے میں اپنے خاص مال سے نکالیں اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ حرمت کا تعلق تو کمائی سے ہے، نہ کہ بعینہ اسی رقم کے ساتھ، لھذا اگر وہ حرام کمائی جتنا مال نکال دیں تو کافی ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی مباح اور ممنوع کے اختلاط میں قاعدہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

(اس کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم یہ ہے کہ: وہ ممنوع بعینہ حرام ہو، مثلا خون اور پیشاب....

اور دوسری قسم یہ ہے کہ: وہ کمائی کے اعتبار سے حرام ہو، نہ کہ بعینہ حرام ہو، مثلا غصب کردہ درھم، تو یہ دوسری قسم حلال سے اجتناب واجب نہیں کرتی اور نہ ہی بالکل اسے حرام کرتی ہے، بلکہ جب اس کے مال میں ایک درہم یا اس سے زیادہ حرام مل جائے تو اس سے حرام کی مقدار نکال دی جائے گی، اور باقی مال بغیر کسی کراہت کے حلال ہو گا، چاہے نکالا گیا وہی حرام ہو یا اس طرح کا ، کیونکہ حرمت کا تعلق درہم کی ذات سے نہیں بلکہ اس

کا تعلق تو کمائی کے طریقہ سے ہے...) اھـ

دیکھیں: بدائع الفوائد (3 / 257).

واللہ اعلم .